پاکستان میں مثالی نظامِ تعلیم کی تشکیل

تعلیماتِ نبویہ کی روشنی میں

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

الحمدللّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ أمابعد فأعوذباللّٰہ من الشیطن الرجیم۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

اقرأ باسم ربك الذی خلق۔ خلق الانسان من علق۔

اسلام میں علم کی اہمیت کا اندازہ اس حقیقت سے کیا جاسکتا ہے کہ سب سے پہلی وحی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اس میں پڑھنے کی تلقین کی گئی، پھر فرمایا گیا کہ انسان کو علم، قلم کے ذریعے سکھایا گیا۔ الذی علّم بالقلم۔ گویا پڑھنا اور لکھنا یعنی ریڈنگ (Reading) اور رائٹنگ (Writing) دونوں علم کے اجزا ہیں۔ پڑھنا اس لیے کہ اس کے بغیر علم بے معنی ہے اور لکھنا اس لیے کہ آئندہ نسلوں کے لیے علمی سرمایہ جمع ہوتا رہے اور اشاعتِ علم کا مقصد پورا ہوتا رہے۔ قلم کے ذریعے علم سکھانے کا مطلب لکھنا سکھانا ہے۔ میرے نزدیک پاکستان میں مثالی نظامِ تعلیم کی تشکیل کا مطلب بالفاظِ دیگر اسلامی نظامِ تعلیم کی تشکیل ہے۔ اس لیے کہ صحیح اسلامی نظامِ تعلیم ایک ایسا جامع نظامِ تعلیم ہی ہوسکتا ہے جس میں علم کو دین اور دنیا کے دائروں میں تقسیم نہ کیا گیا ہو ایک ایسا وحدانی نظامِ تعلیم جس سے فراغت پانے والا مبلغ، مدرّس اور فقیہ بھی ہو اور ضرورت کے وقت مجاہد، منتظم اور منصف بھی ہو۔ یعنی علم کے بارے میں اسلام کا نقطۂ نظر انتہائی وسیع، ہمہ گیر اور جامع ہے۔ علم دنیا کے لیے بھی ضروری ہے اور دین کے لیے بھی۔ علم انفرادی عزت وعظمت کے لیے بھی ضروری ہے اور اجتماعی عزت وعظمت کے لیے بھی، علم صحیح عقائد، عبادات اور معاملات کے لیے بھی ضروری ہے اور حقوق وفرائض اور اخلاق کے لیے بھی، علم خدا پرستی اور اطاعت شعاری بھی سکھاتا ہے اور مختلف انسانی صلاحیتوں کو جلا بھی بخشتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں کیا عظمت ہے اور اسلام کی نظر میں علم کا کیا مقام ہے، اس کا اندازہ اس حدیثِ نبویؐ سے لگایا جاسکتا ہے، ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص طلبِ علم کے راستہ پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلاتا ہے اور بلاشبہ فرشتے طالب علم کی رضا کے لیے پَر بچھاتے ہیں اور آسمان وزمین کی ہر چیز حتیٰ کہ پانی میں مچھلیاں بھی عالم کے لیے استغفار کرتی ہیں اور بلاشبہ ایک عالم کو ایک عابد پر

ایسی ہی فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر" (مشکوٰۃ، کتاب العلم)

❶ تعلیماتِ نبوی کی روشنی میں ایک مثالی نظام تعلیم کا پہلا لازمی جزو، یہ ہے کہ معلّم اور متعلّم اس تعلیم پر عامل ہو، ورنہ یہی علم خدا کی ناراضگی اور عذاب کا سبب بن جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اشد الناس عذابا یوم القیمة عالم لم ینفعه الله بعلمه ۔قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب اس عالم پر ہوگا جس کا علم اس کے لیے نفع کا ذریعہ نہ بنا ہو۔ (مشکوٰۃ)

❷ تحصیلِ علم صحیح نیت کے ساتھ ہو۔طمع یا دیگر دنیاوی اغراض کے لیے نہ ہو، ورنہ وہ دنیا اور آخرت میں وبال بن جائے گا۔ ہمارے تعلیمی اداروں میں کتنے ڈاکٹر، کتنے وکلاء اس نیت سے علم حاصل کر رہے ہیں کہ اُن کا مقصد انسانیت کی خدمت اور خلق خدا کی بھلائی ہے۔ یہ ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے، جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "جس شخص نے علم اس غرض سے حاصل کیا کہ اُس کے ذریعے سے علماء پر اپنا رعب جمائے یا بیوقوفوں سے جھگڑے یا اُس کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ تعالیٰ اُسے جہنم کی آگ میں داخل کریں گے۔" (مشکوٰۃ) دنیاوی علوم اگر تحصیل رزق حلال کے لیے سیکھے اور انہیں حاصل کرنے کے بعد انہیں ذریعہ معاش بنائے تو جائز ہے۔

❸ مثالی نظام تعلیم کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ خود سیکھنے کے بعد خود سکھانے کا عمل بھی ہوتا کہ معاشرے میں علم کی روشنی پھیلے اور جہالت کی تاریکیاں دور ہوں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: تعلّموا العلم وعلموهُ الناس ،خود علم سیکھو اور دوسرے لوگوں کو بھی سکھاؤ۔ (مشکوٰۃ)

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا: مثل علم لاینتفع به کمثل کنز لاینفق منه فی سبیل الله ۔ایسے علم کی مثال جس سے نفع نہ اُٹھایا جائے، نہ دوسروں کو اس کی تعلیم دی جائے اور نہ اس علم کے مطابق انسان کا عمل ہو ایسے خزانے کی طرح کی ہے جس سے خدا کی راہ میں کچھ خرچ نہ کیا جائے۔ (مشکوٰۃ)

❹ تعلیم وتدریس میں یہ نکتہ پیشِ نظر رکھنا بھی ایک مثالی نظامِ تعلیم کا حصہ ہے کہ علمی گفتگو کے وقت طلبہ کی ذہنی صلاحیت واستعداد کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا جائے، اُن کے فہم سے بالاتر علمی نکات اُن کے سامنے بیان نہ کرے تا کہ علم کی بے قدری نہ ہو، علمی گفتگو اتنی طویل نہ ہو کہ شاگرد گھبرا جائیں اور جن کے مزاج میں سطحیت ہو اور وہ علم کا ذوق نہ رکھتے ہوں اُن کے سامنے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علمی نکات بیان کرنے سے منع فرمایا ہے۔

ارشاد نبوی ہے: واضع العلم عند غیر اهله کمقلّد الخنازیر الجوهر واللؤلؤ والذهب ۔نااہل اور بدمذاق کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے کسی نے خنزیر کے گلے میں جواہرات، موتیوں اور سونے کا ہار ڈال دیا۔

❺ مثالی اور اسلامی نظام تعلیم کا ایک لازمی جزو یہ ہے کہ معلّم اور متعلّم دونوں حتی الامکان گناہوں سے کنارہ کش رہیں۔معصیت سے اجتناب کریں، اسلام نے علم کی حقیقت کو ایسا نور بتایا ہے جس سے غفلت وتاریکی دور ہوتی ہے

اور شرف وفضل حاصل ہوتا ہے۔امام مالک کا ارشاد ہے: ليس العلم بكثرة الروايات، إنما العلم نور يجعله الله في القلب۔علم کثرت روایات کا نام نہیں، علم تو ایک نور ہے جو اللہ تعالیٰ قلب میں پیدا فرما دیتے ہیں۔

امام شافعی کے یہ مشہور اشعار اسی حقیقت کو بیان فرمار ہے ہیں:

شکوت الی وکیع سوء حفظی　　فأوصاني إلى ترك المعاصي

فإن العلم نور من إله　　ونور الله لايعطى لعاصي

میں نے اپنے استاذ حضرت وکیعؒ سے حافظے کی کمزوری کی شکایت کی تو انھوں نے مجھے ترکِ معصیت کی نصیحت کی اور فرمایا کہ علم تو اللہ کا نور ہے اور اللہ کا نور ایک عاصی اور گنہگار کو نہیں دیا جاتا۔

⑨ اسلام کے مثالی نظامِ تعلیم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ علم کو دیگر تمام نعمتوں پر فائق قرار دیتا ہے، علم مال سے بہتر ہے، حکومت مل جانے سے بہتر ہے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ، ارشاد فرماتے ہیں: العلم خير من المال، العلم يحرسك، وأنت تحرس المال والعلم حاكم والمال محكوم عليه والمال تنقصه النفقة والعلم يزكو بالإنفاق۔

علم مال سے بہتر ہے، علم تیری حفاظت کرتا ہے جب کہ تجھے مال کی حفاظت کرنا پڑتی ہے۔علم حکومت کرتا ہے، جب کہ مال پر حکم چلایا جاتا ہے۔مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے جب کہ علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔ایک اور موقع پر آپؓ نے ارشاد فرمایا: العالم أفضل من الصائم المجاهد واذا مات العالم ثلم فى الاسلام ثلمة لا يسدها الاخلف منه ۔عالم، روزہ دار شب بیدار مجاہد سے افضل ہے۔جب ایک عالم دنیا سے اُٹھ جاتا ہے تو اسلام میں ایسا رخنہ پڑ جاتا ہے جسے اس کے نائب کے علاوہ کوئی پُر نہیں کرتا۔

حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں: خيّر سليمان بن داود عليهما السلام بين العلم والمال والملك فاختار العلم، فاعطى المال والملك معهٗ (احیاء العلوم) حضرت سلیمان بن داوٗد علیہما السلام کو علم، مال اور حکومت میں اختیار دیا گیا کہ کسی ایک کو اپنے لیے پسند کرلیں تو اُنھوں نے علم کو پسند کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں علم کے ساتھ مال اور حکومت بھی دے دی۔واضح رہے کہ علم سے متعلق جو چیز اسلامی نقطۂ نظر کو ایک امتیازی شان عطا کرتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیمی انقلاب کا ایک اہم حصہ ہے وہ تصور علم کی ہمہ گیری اور جامعیت ہے۔اسلام صرف دینی تعلیم اور دینی علوم کی اشاعت ہی پر زور نہیں دیتا، دنیاوی علوم کی تحصیل کا بھی حامی ہے۔مسلم معاشرے کا ارتقاء اور اسلامی مملکت کا استحکام اُسی صورت میں ممکن ہے جب ہمہ گیر ترقی ہو صنعت وحرفت کی بھی، معیشت وتجارت کی بھی، دفاع وسیاست کی بھی اور اخلاق واعمال کی بھی۔ایک اسلامی مملکت میں تعلیم ایسی ہو جو ان تمام تقاضوں کو پورا کرے۔ایسے ہی نظامِ تعلیم کی اس وقت ہمیں ضرورت ہے اور یہی نظامِ تعلیم تعلیمات نبوی کی روشنی میں ایک مثالی نظامِ تعلیم کہلانے کا مستحق ہے۔ وآخر دعوانا أن الحمدلله رب العلمين۔